

تَلْخِصٌ مِّن تَرْجَمَةٍ

مصر کی صنعتی ترقی

محمد علی پاشا سے شاہِ فاروق تک

محمد علی پاشا کے عہد تک مصر کے اربابِ حکومت کا یہ خیال رہا کہ مصر ایک زراعتی ملک ہے وہ دوسرے ملکوں کا صنعتی مقابلہ، ماہرینِ فن کی قلت اور کوئلہ وغیرہ کی کمی کی وجہ سے نہیں کر سکتا۔ محمد علی پاشا کی غیر معمولی قابلیت اور انتھک کوششوں نے اس خیال کی تردید کر دی آپ نے ملک کے ذرائع آمدنی کو بڑھایا، صنعت و حرفت کو ترقی دی اور اس کا دائرہ عمل ممالکِ غیر تک وسیع کر دیا۔

محمد علی پاشا نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ زراعت کی طرف توجہ کی، کاشتکاروں کو خاص مراعات دیں اور ان سے بے کارپڑی ہوئی زمینوں پر کاشت کرائی، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۲۱ء میں قریباً ۲۰ لاکھ ایکڑ زمین پر کاشت ہونے لگی، اس میں ذرائع آبپاشی مثلاً نہروں کا کاٹنا، پلوں اور گھاٹوں کا بنانا، اور آبپاشی کی دوسری سہولتوں کے مہیا ہو جانے کی وجہ سے برابر اضافہ ہوتا رہا، اور قریب قریب چالیس لاکھ ایکڑ زمین پر مختلف قسم کی کاشت ہونی شروع ہو گئی، ان میں امر لکین کپاس، پوسٹ، آلو، ٹماٹر کی کاشت خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

پیداوار کی کثرت کے باعث جب آمدنی وسیع ہوئی تو اس کو خرچ کرنے کیلئے محمد علی پاشا نے تجارت کا دائرہ وسیع کرنے کا ارادہ کیا اور اس مقصد کیلئے انھوں نے بولاق میں تجارتی جہازوں کا ایک کارخانہ قائم کیا اور اسکندریہ کو دنیا کے ہر حصہ کی درآمد و برآمد کے لئے بندر گاہ بنایا۔ یہ ۱۸۳۰ء سے ۱۸۳۷ء کے درمیان کے واقعات ہیں۔

اور صرف یہی نہیں بلکہ معمولی پاشا کی حکومت نے ملکی پیداوار پر اپنا تصرف بھی قائم کیا یعنی وہ اپنے ملک کا ذخیرہ مناسب وقت پر فروخت کرنے کیلئے محفوظ رکھ لیتی تھی اور براہ راست شام اور یورپ کے تاجروں کے ہاتھ فروخت کرتی تھی، اس شعبہ میں حکومت کی آمدنی ۱۸۲۲ء میں ۷۵۰،۷۸۶،۷۲۳ فرانک تھی اور خرچ ۵۰۰،۵۱۱،۰۰۰ فرانک تھا۔

معمولی پاشا نے صنعت و حرفت کو بھی فروغ دیا اور اس سلسلہ میں روئی دہننے اور سوت بننے، ترکی ٹوپیاں بنانے، چاندی کے ورق تیار کرنے، سوت کاتنے، ریشمی اور سوتی کپڑے بنانے اور صابون، قہم، قم کے تھیٹھار اور اسلحہ، توپوں اور گولوں کے اور کاغذ سازی کے کارخانے تعمیر کرائے۔ ان کارخانوں کی وجہ سے حکومت کی آمدنی ۱۸۲۲ء کے خاتمہ سے قبل ۷۱ کی نسبت سے ۲۰ ہو گئی تھی۔

اس عہد کے بعد ترقی معلوس ہونا شروع ہوئی اور سیاسی مدوجزرا و اتفاقی حادثات کی لپیٹ میں صنعت و حرفت بھی آگئی، اس سیاسی بحران کے دور میں اس کی حالت بہت گر گئی تھی اور غیر ملکی ایشیا کی درآمد کا روکنا اس کے امکان سے خارج تھا۔

جنگ عظیم از ۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء کے بعد صنعت و حرفت کا یہ جمود ختم ہوا اور اسے پھر اصرارے کا موقع ملا چند تھانہ و وطن مصر کی صنعت و حرفت کو ترقی اور اسے فروغ دینے کیلئے اٹھے اور اس غرض سے ۱۹۲۲ء میں ایک بینک مشترکہ سرمایہ سے قائم کیا، یہ مصر کا سب سے پہلا بینک تھا، اس بینک نے مستقبل میں امید کی جھلک دکھائی، ملک طول و عرض نے اس کا خیر مقدم کیا اور بڑی تعداد میں اپنے ملک کی صنعت کو ترقی دینے کے جذبہ کے ماتحت لوگ اس کے مدار بن گئے، اس بینک کے مشترکہ سرمایہ سے برف، قالین، چینی اور کالج کے ظروف، مشینری آلات اور دیگر ایشیا کے کارخانے قائم کئے گئے، ان کارخانوں نے مصر کی صنعت و حرفت میں ایک انقلاب پیدا کر دیا اور یہ غلط فہمی دور کر دی کہ مصر میں صنعت و حرفت کی ترقی کی صحاحیت نہیں ہے۔

۱۹۲۲ء فرینچ سکہ جو جس آنے کے مساوی ہوتا ہے۔

مصر میں کثرت سے ایسی خام اشیاء پیدا ہوتی ہیں جو مختلف صنعتوں کے کام آتی ہیں ان میں سے خصوصیت کیساتھ قابل ذکر روئی اور اون کی پیداوار ہے جس طرح ہر صنعت کی ترقی میں کسی قوت محرکہ کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ اسی طرح اس صنعتی ترقی میں اس بات کو دخل ہے کہ ۱۹۲۶ء میں دیر عذب سے فیوم میں جو پانی اتر کر گزرتا تھا اس سے بجلی بنائی جانے لگی تھی۔ اگر دیر عذب کا ذخیرہ آب کبھی کم ہو گیا تو سوان میں اتنا ذخیرہ موجود ہے کہ اس کی ترقی کی جاسکے۔ مصر کو وقتاً فوقتاً ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑتا رہا ہے جن کا اثر اس کی منڈیوں پر بہت زیادہ پڑتا ہے اور ان کے باعث اشیاء کی قیمتیں گرتی اور بڑھتی رہتی ہیں۔ بھاؤ کے اس اتار چڑھاؤ کے مختلف اسباب ہیں ان میں خاص طور پر قابل ذکر امریکن روئی کا بہت زیادہ ہنسنا ہے جس کا اثر تمام دنیا کی روئی کی قیمتوں پر پڑتا ہے اس کے علاوہ مختلف حکومتوں کی لڑائیاں اندرونی بغاوتیں اور کارخانوں کی ہڑتالیں وغیرہ اس گرانی کا سبب ہیں یہاں یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ مصر میں روئی کثرت سے پیدا ہوتی ہے اور دنیا کو اس کا اعتراف ہے کہ مصر کی روئی کا مقابلہ بہتر اور ریشہ کے مضبوط ہونے میں کسی ملک کی روئی نہیں کر سکتی ہے اسی لئے دنیا کی منڈیوں میں سب سے زیادہ مصر کی روئی کی مانگ ہے۔

روئی کی تجارت کے علاوہ مصر کی قالینوں وغیرہ کی صنعت ضرب المثل ہے، وہاں شکر، مچھلی، کتیل، سیپ کے پٹن وغیرہ بنانے اور زراعت کی مختلف صنعتیں ہوتی ہیں اور کثرت سے برف، دودھ مکھن، تولوں، تلوں اور اسی کے تیل، سگار، فرنیچر اور سامان روٹنی کلچ کے برتن، پٹن، ایلومینیم کی چیزیں، چمچے، صابون، سینٹ، مٹی کے برتن، موم، بتیاں، چٹائیاں اور بوریے بنانے کے کارخانے موجود ہیں۔ فلسازی کی صنعت میں مصر دنیا کے کسی ملک سے پیچھے نہیں ہے۔

اس سلسلہ میں خصوصیت کے ساتھ مصر کے کلاتھل کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے، یہ مل مشترکہ سرمایہ سے چل رہا ہے اور اس کا تعلق مصر کے بینک سے ہے، بینک نے اس مل کے علاوہ اور بہت سے کارخانے بھی جاری کر رکھے ہیں۔ یہ مل ایک سو پچیس ایکڑ زمین پھیلایا ہوا ہے اور کسی شہر کا ایک اچھا خاصہ بڑا معاملہ معلوم ہوتا ہے اس میں پچیس ہزار

